روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 21 ستمبر 2001ء، 3 رجب 1422 ہجری - 21 تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 215

حفاظت الٰہی کا نسخہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کے وقت سورۃ مومن کی ابتدائی آیات اور آیت الکرسی تلاوت کی تو شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور جس نے ان کی تلاوت شام کے وقت کی اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی۔

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن باب فضل سورۃ البقرہ حدیث نمبر 2803)

جلسہ جرمنی کے آخری روز حضور ایدہ اللہ کا خطاب - 26 اگست 2001ء

زلزلہ میں خدا کی حفاظت حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان تھا

سیدنا حضرت مسیح موعود نے مجھے بہت تسلی دی اور فرمایا خدا کے راستے میں جان دینا ہی اصل زندگی ہے

رجسٹر روایات میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفقاء کے بیان فرمودہ ایمان افروز واقعات

قسط پنجم

میں آپ سے بہت خوش ہوں

حضرت مستری خدابخش صاحب مزید بیان کرتے ہیں، جب سے احمدی ہوا تھا اس وقت سے میرے والد صاحب سخت مخالف تھے، اور جس پیر صاحب کے مرید تھے وہ بڑے مشہور و معروف اور بڑے تقویٰ والے انسان پٹیالہ میں گنے جاتے تھے، یعنی ہزاروں آدمی ان کے شہروں میں اور دیہاتوں میں ان کے مرید تھے۔ کتنی دفعہ والد صاحب مجھے اپنے پیر سائیں جمال شاہ کے پاس لے گئے اور بہت کوشش کی کہ سائیں صاحب میرے لڑکے کو سمجھاؤ، جب بھی وہ مجھ سے گفتگو کرتے تو میں خدا کے فضل سے ان کے آگے ایسے دلائل رکھتا کہ وہ ان کو توڑ نہ سکتے۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ میرے والد صاحب نے اپنے پیر سائیں جمال شاہ کو اپنے گھر پر کھانے کی دعوت دی۔ چنانچہ میں بھی وہیں اس دعوت میں شریک تھا۔ کھانا کھانے کے بعد میرے والد صاحب نے پیر صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ اس کو کچھ سمجھائیں۔ پیر صاحب میری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے تم نے مرزا کا کیا دیکھا ہے۔ میں نے کہا کہ جو کچھ بھی میں نے دیکھا سچا پایا، میں تو آپ کو نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ آپ کا چھوڑنا خدا کو چھوڑنا ہے۔ میں کس طرح ان کو چھوڑ دوں۔ انہوں نے کہا کہ اگر تمہارے مرزا صاحب میں کوئی روحانی طاقت ہے یا معجزہ یا کرامات رکھتے ہیں تو آئیں میرے مقابل پر آئیں اس طرح سے کہ میں ایک ماہ کے لئے مراقبہ میں بیٹھتا ہوں وہ بھی میرے ساتھ ایک ماہ مراقبے میں بیٹھیں، میں بھی کھانا پینا حرام کر دوں گا، وہ بھی کھانا پینا حرام کر دیں، دنیا دیکھ لے گی کہ کس میں روحانی طاقت زیادہ ہے اور کون فتحیاب ہوتا ہے۔ جو دوست وہاں پر موجود تھے، بہت خوش ہوئے اور واہ واہ کے نعرے لگانے لگے کہ پیر صاحب نے کیا ہی عمدہ بات کہی ہے۔ وہ میری طرف مخاطب ہوئے کہ اب کیا کہتا ہے میرے والد صاحب بھی خاموش تھے کہ اس بات کا میرے لڑکے کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ میں نے نہایت ادب سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو کچھ کہوں مجھے آپ کا یہ معیار مراقبہ والا قرآن مجید کے خلاف سنت نبویؐ کے خلاف قابل قبول نہیں ہے۔ کیونکہ خدا کی کتاب یوں کہتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف انسان ایک قدم بھی چل کر منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے آپ کا مراقبے والا معیار قابل قبول نہیں۔ چلو اگر آپ ایسا کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے ساتھ مراقبے میں بیٹھ جاتا ہوں، جب تک آپ نہ کھانا کھاؤ گے میں بھی نہ کھانا کھاؤں گا۔ اور جب تک تم نہ پانی پیو گے میں بھی نہ پیوں گا۔ پھر اگر آپ مجھ پر اپنا روحانی اثر نہ ڈال سکے اور نہ مجھ کو زیر کر سکے تو ایک کاغذ پر لکھ لیں کہ کم سے کم اگر اپنا روحانی اثر نہ ڈال سکا تو قادیان کے لنگر خانہ میں پانچ صد روپیہ بطور جرمانہ کے ادا کروں گا۔ اس صورت میں آپ کے ساتھ میں مراقبہ میں بیٹھ جاتا ہوں۔ کیونکہ مرزا صاحب تو بہت دور ہیں میں ان کا ادنیٰ غلام آپ کے سامنے بیٹھا ہوں۔ اس پر وہ پیر صاحب بہت خفا ہوئے اور کہنے لگے کہ دیکھو کہ یہ بہت بے ادب ہے۔ میرے والد صاحب اس پر اتنے خفا ہوئے، کہنے لگے تم نے میرے پیر صاحب کی بہت بے ادبی کی ہے؛ چنانچہ غصے میں انہوں نے تیشہ اٹھا کر سیدھا میرے سر کی طرف پھینکا، وہاں پر اتفاق سے ایک سکھ بھی آ گیا تھا۔ اس نے اس تیشے کو اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیا اور مجھ کو پکڑ کر باہر لے گیا۔ میرے دل میں نہایت درد اور رونا آیا تھا کہ یاالٰہی یہ کیا معاملہ ہے۔ میں اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا تھا۔ اگلی صبح قادیان میں حضور والا کی خدمت میں قادیان حاضر ہوا۔ میں روتا تھا اور حضور کو تمام واقعہ زبانی سناتا تھا۔ حضور نے مجھے کچھ دودھ اور کچھ دوائی کھلائی اور بہت ساری تسلی دی اور فرمایا کہ خدا کے رستے میں جان دینی اصل زندگی ہے۔ اور بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میں آپ سے بہت خوش ہوں۔ پیر صاحب کو یہی جواب دینا چاہئے تھا جو آپ نے دیا۔ اور فرمایا سب کام چھوڑ کر اپنے والد صاحب سے جدا ہو جاؤ کسی دوسری جگہ رہائش کا انتظام کرو، پس یہ حضور والا کی آخری زیارت تھی۔ اس کے بعد پھر مجھ کو زیارت نصیب نہ ہوئی۔

کشتی نوح کی تعلیم

حضرت غلام حیدر صاحب ولد میاں خدابخش صاحب سکنہ احمد نگر ضلع گوجرانوالہ، روایت

مسلسل صفحہ 2 پر

آٹھویں سالانہ علمی مقابلہ جات

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ 14 تا 16 ستمبر 2001ء ایوان محمود ربوہ میں آٹھویں سالانہ علمی مقابلہ جات کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان بھر سے آئے ہوئے خدام نے 22 علمی مقابلہ جات میں ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ ان مقابلوں کا افتتاح محترم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر بیت المال خرچ نے مورخہ 14 ستمبر شام ساڑھے سات بجے کیا۔ محترم مہمان خصوصی نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ علمی مقابلہ جات کا ایک مقصد یہ ہے کہ خدام میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی خواہش پیدا ہو۔ مستقبل میں خدام نے ہی دنیا کی رہنمائی کا کام کرنا ہے۔ اس لئے اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کریں۔

افتتاح کے بعد خدام نے مختلف مقابلہ جات میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے بھرپور کوشش کی اور پوزیشنز حاصل کیں۔

سالانہ علمی مقابلہ جات کی اختتامی و تقسیم انعامات کی تقریب مورخہ 16 ستمبر دوپہر سوا ایک بجے ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ محترم فرید احمد نوید صاحب ناظم اعلیٰ مقابلہ جات نے رپورٹ میں بتایا کہ پہلے سال 4، دوسرے سال 6، تیسرے سال 10، چوتھے سال 11، پانچویں اور چھٹے سال 13، ساتویں سال 14 اور خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 22 مقابلہ جات منعقد کئے گئے۔ امسال 32 اضلاع کی 109 مجالس کے 228 خدام نے ان مقابلہ جات میں شرکت کی۔ رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے۔ مجموعی طور پر محمد آصف عدیم صاحب ربوہ کو اول قرار دیا گیا اور اضلاع میں مجموعی طور پر اول ربوہ قرار پایا۔

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 1

کرتے ہیں سال 1903ء میں مجھے نماز پڑھنے کا شوق ہوا چنانچہ میں نے نماز پڑھنی شروع کی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک بزرگ آدمی کے ہمراہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں- اسی اثناء میں ایک چٹھی رساں نے مجھے کشتی نوح لا کر دی- اسے میں نے غور سے پڑھا، مخالفین نے شور مچانا شروع کیا اور مشورہ دیا کہ احمدیوں کی کتابیں نہ منگوائی جائیں- پھر میں نے قرآن شریف باترجمہ پڑھنا شروع کیا- کشتی نوح کو قرآن شریف کے تابع پا کر میں نے ارادہ کیا کہ اب مجھے بیعت کر لینی چاہئے- اس چٹھی رساں نے پھر مجھے حضرت صاحب کا فوٹو لا کر دکھایا- فوٹو کو دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ فوٹو تو اسی شخص کا ہے جس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا-

کانگڑے کے زلزلے میں خدا کی حفاظت

حضرت عطا محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1904ء کے اگست میں میرے مرحوم چچا مجھے اپنے ساتھ سبحان پور لے گئے- شاید فروری یا مارچ 1906ء یا 1905ء تھا کہ حضور کا ایک اشتہار "عفت الدیار محلها ومقامها" وہاں پہنچا- وہ میں نے سکول کے باہر اور شہر میں چسپاں کیا- ایک سادہ مسلمان سنار مجھے ملا اور کہنے لگا احمدیوں کی صف لپیٹی جائے گی- میں نے جو جواب اس کو دیا اس کے اصل الفاظ تو یاد نہیں رہے- لیکن مفہوم یہ تھا کہ چند روز تک معلوم ہو جائے گا کہ احمدیوں کی صف لپیٹی جاتی ہے یا تمہاری- اس کے بعد 3- اپریل 1905ء کی شام کو ہمارے گھر دو احمدی مہمان آ گئے بابو محمد اسماعیل صاحب پوسٹ ماسٹر اور منشی امام دین صاحب اور تیسرے شخص غیر احمدی تھے جن کا نام یاد نہیں- غرض یہ مہمان اور میں اور میرے چچا صاحب مرحوم اس رات کریم بخش صاحب انگریز جو چچا کی وجہ سے احمدی ہوئے تھے کے ہاں مدعو تھے- وہاں سے قریباً رات 12 بجے واپس آئے- جس مکان میں ہم رہتے تھے وہ سکول سے جو پرانی طرز کا پختہ اور دو منزلہ مکان تھا بالکل ملحق تھا- 4- اپریل 1905ء کی صبح کو نہایت شدید زلزلہ آیا- مگر حضور کی برکت سے ہمارے گھر میں بالکل کوئی نقصان نہیں ہوا- میرے مرحوم چچا صاحب اول مکان سے باہر نکل گئے اور بابو محمد اسماعیل صاحب، منشی امام دین صاحب مکان کے اندر رہے- مگر ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچی- جس جگہ میری چارپائی تھی وہاں سے تھوڑی دور دیوار جنوب کی طرف سے اور کسی قدر شمال کی طرف سے اور اوپر اسی قدر چھت بچ رہی - تمام مکان کی بنیادیں تک اکھڑ گئیں- سکول کی دوسری منزل پر بورڈنگ کے لڑکے سوئے ہوئے تھے وہ بفضلہ تعالیٰ سب محفوظ رہے- سکول کے تمام طالب علم خواہ وہ شہر کے کسی حصے میں تھے بالکل بچ گئے- سکول کے تمام استاد صاحبان خواہ وہ شہر کے کسی حصے میں تھے ہر قسم کی بدنی تکلیف سے محفوظ رہے صرف ایک سکھ استاد تھے جو نئے آئے تھے اور صبح کو چارج لینا تھا ان کی پیشانی پر ذرہ سی خراش آئی تھی- باقی شہر میں زلزلہ سے کیسی تباہی آئی اس کا حال سرکاری رپورٹوں اور اس زمانے کے اخبارات سے بخوبی لگ سکتا ہے- اپنا اندازہ یہ ہے کہ جس گھر میں دس آدمی تھے ان میں سے 9 مر گئے تھے اور صرف ایک زندہ رہا- اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو جس طریقہ پر محفوظ رکھا وہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا زندہ نشان ہے- حضور انور نے فرمایا یہ کانگڑے کے زلزلے کی بات ہو رہی ہے- تمام کانگڑے میں لاکھوں آدمی اس زلزلے کا شکار ہوئے تھے- ان میں سے ایک بھی احمدی نہیں مر سکا جہاں ہر گھر میں نو نو دس دس آدمی مرتے رہے اسی گھر میں اگر ایک احمدی تھا تو وہ بچ گیا-

خاکساری اور انکساری

حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب فرماتے ہیں ایک دفعہ کا واقعہ ہے- میں منشی فضل الرحمٰن کی دکان پر مع بال بچوں کے رہتا تھا- رات گیارہ بجے کا وقت ہو گا، کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، جب دروازہ کھولا تو حضرت صاحب کے ایک ہاتھ میں لیمپ اور ایک ہاتھ میں لوٹا اور گلاس تھا، فرمایا بھائی صاحب دودھ آ گیا تھا میں آپ کے لئے لایا ہوں، میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اللہ اللہ خدا کا مامور اور یہ خاکساری اور انکساری، جب آئینہ کمالات اسلام چھپی تو حضور نے ایک ذن فرمایا کہ اہل علم حضرات کو بھی دعوت الی اللہ کی جائے مگر یہ لوگ عربی خوان اور میں اردو خوان، ہاں ایک بات ہے کہ میں مضمون بنا لیتا ہوں اور مولوی نور الدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب وغیرہ مل کر عربی کر لیں صبح کو حضرت صاحب تشریف لائے تو فرمایا کہ مجھ کو آج چالیس ہزار عربی مادہ علم دیا گیا ہے- تھوڑی سی عبارت لکھ کر لائے تو مولوی نور الدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب حیران ہو گئے کہ اللہ اللہ ہم نے عمر عربی میں گزاری مگر ایسی عبارت ہمارے خیال میں کبھی نہیں آئی-

الفضل خود خرید کر پڑھئے

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 24 ستمبر 2001ء

12-00a.m	اردو کلاس
1-10 a.m	دستاویزی پروگرام
1-40 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
3-00 a.m	درس القرآن
4-10 a.m	ہماری کائنات
4-30 a.m	فرانسیسی پروگرام
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس ملفوظات
5-55 a.m	چلڈرنز کلاس
6-30 a.m	چلڈرنز ورکشاپ
6-50 a.m	ایم ٹی اے یو ایس اے
7-50 a.m	روحانی خزائن کوئز پروگرام
8-25 a.m	فرانسیسی پروگرام
9-25 a.m	چائنیز سیکھئے
9-55 a.m	لقاء مع العرب
11-00 a.m	تلاوت-خبریں-درس ملفوظات
12-00 p.m	انٹرویو امتہ القدیر ارشد صاحب
12-45 p.m	روحانی خزائن کوئز پروگرام
1-30 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
1-50 p.m	لقاء مع العرب
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
3-45 p.m	چلڈرنز کلاس
4-10 p.m	چائنیز سیکھئے
5-00 p.m	تلاوت-خبریں.
5-35 p.m	بنگالی سروس
6-35 p.m	فرانسیسی پروگرام
7-45 p.m	ایم ٹی اے یو ایس اے
8-45 p.m	چلڈرنز کلاس
9-20 p.m	چائنیز سیکھئے
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام

منگل 25 ستمبر 2001ء

12-15 a.m	لقاء مع العرب
1-20 a.m	ترکی پروگرام
1-50 a.m	مجلس عرفان
2-50 a.m	روحانی خزائن کوئز پروگرام
3-25 a.m	ایم ٹی اے یو ایس اے
4-25 a.m	چائنیز سیکھئے
5-05 a.m	تلاوت-درس حدیث-خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
7-00 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
8-00 a.m	طب کی باتیں
8-25 a.m	بنگالی ملاقات
9-25 a.m	فرانسیسی سیکھئے
10-00 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
12-00 p.m	پشتو پروگرام
1-00 p.m	طب کی باتیں
1-35 p.m	اردو کلاس
2-50 p.m	انڈونیشین سروس
3-50 p.m	چلڈرنز کارنر
4-25 p.m	فرانسیسی پروگرام
5-05 p.m	تلاوت-خبریں
5-40 p.m	بنگالی سروس
6-40 p.m	بنگالی ملاقات
7-50 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس
8-50 p.m	چلڈرنز کلاس
9-25 p.m	چلڈرنز کارنر
9-50 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت

عالم کے تین حصے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں-

"خدائے تعالیٰ نے اپنے عجیب عالم کو تین حصہ پر منقسم کر رکھا ہے-

1 عالم ظاہر جو آنکھوں اور کانوں اور دیگر حواس ظاہری کے ذریعہ اور آلات خارجی کے توسل سے محسوس ہو سکتا ہے-

2 عالم باطن جو عقل اور قیاس کے ذریعہ سے سمجھ میں آ سکتا ہے-

3 عالم باطن در باطن جو ایسا نازک اور لایدرک وفوق الخیالات عالم ہے جو تھوڑے ہیں جو اس سے خبر رکھتے ہیں- وہ عالم غیب محض ہے- جس تک پہنچنے کے لئے عقلوں کو طاقت نہیں دی گئی مگر ظن محض اور اس عالم پر کشف اور وحی اور الہام کے ذریعہ سے اطلاع ملتی ہے- اور نہ اور کسی ذریعہ سے اور جیسی عادت اللہ بدیہی طور پر ثابت اور متحقق ہے کہ اس نے ان دو پہلے عالموں کے دریافت کرنے کے لئے جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے- انسان کو طرح طرح کے حواس و قوتیں عنایت کی ہیں اسی طرح اس تیسرے عالم کے دریافت کرنے کے لئے بھی اس فیاض مطلق نے انسان کے لئے ایک ذریعہ رکھا ہے اور وہ ذریعہ وحی اور الہام اور کشف ہے جو کسی زمانہ میں بکلی بند اور موقوف نہیں رہ سکتا بلکہ اس کے شرائط بجا لانے والے ہمیشہ اس کو پاتے رہے ہیں اور ہمیشہ پاتے رہیں گے-"

(سرمہ چشم آریہ- روحانی خزائن جلد نمبر 2 ص 175، 176 حاشیہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

صفات الٰہیہ اور ان کی لطافتیں۔ قرآن کریم کی روشنی میں

مکرر صفات میں لطیف فرق۔ متضاد صفات کی حکمتیں اور صفات الٰہیہ کے دو قوانین

رشحات قلم: سیدنا حضرت مصلح موعود

سیدنا حضرت مصلح موعود قرآن کریم میں بیان کردہ صفات الٰہیہ اور ان کا ترجمہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

یہ ایک سو چار موٹے موٹے نام ہیں۔ جو قرآن شریف سے اخذ کیے گئے ہیں. ان میں سے اکثر تو انہی الفاظ میں قرآن کریم میں بیان ہیں لیکن بعض ایسے ہیں جو قرآن کریم کی آیتوں سے اخذ کر کے لکھے گئے ہیں ان ناموں پر غور کر کے اس روحانی نظام کا ڈھانچہ اچھی طرح سمجھ میں آسکتا ہے جسے قرآن کریم پیش کرتا ہے۔

صفات الٰہیہ کی تین اقسام

یہ صفات موٹے طور پر تین حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہیں۔ اول وہ صفات جو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ مخلوق کا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔ مثلاً الحی زندہ رہنے والا ہے۔ القادر قدرت اور اختیار رکھنے والا ہے۔ الماجد بزرگی رکھنے والا وغیرہ وغیرہ۔ دوسری قسم کی صفات وہ ہیں جو مخلوق کی پیدائش کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور خدا تعالیٰ کے سلوک اور اس کے نسبتی تعلق پر دلالت کرتی ہیں مثلاً الخالق۔ المالک وغیرہ وغیرہ۔ تیسری قسم کی صفات وہ ہیں جو بالارادہ ہستیوں کے اچھے اور برے اعمال کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً رحیم ہے مٰلک یوم الدین ہے عفو ہے رؤوف ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

صفات کے نمونے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ہم بعض جگہ قرآن شریف میں اس بات کی طرف بھی اشارہ پاتے ہیں کہ جس قدر اس عالم میں مختلف چیزیں نظام عالم کا قائم رکھنے کے لئے کام کر رہی ہیں۔ وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے اسماء اور صفات کے نمونے ہیں۔ جو مجازی رنگ میں ظاہر ہو رہی ہیں۔ گویا اجرام فلکی اور عناصر ارضی ایک کتاب کے اوراق ہیں جن سے ہمیں خدا تعالیٰ کی صفات کے بارے میں معرفت کا سبق ملتا ہے اور عادت اللہ کا پتہ لگتا ہے۔

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد 19 ص 420)

مکرر صفات میں لطیف فرق

بعض صفات بظاہر مکرر نظر آتی ہیں لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر ایک لطیف فرق ہے مثلاً پیدائش کے متعلق اللہ تعالیٰ کی کئی صفات بیان ہوئی ہیں۔ جیسے خالق کل شیء البدیع۔ الفاطر۔ الخالق۔ الباری۔ المعید۔ المصور۔ الرب۔ یہ صفات بظاہر ملتی جلتی نظر آتی ہیں لیکن درحقیقت یہ مختلف معنوں پر دلالت کرتی ہیں۔

خالق کل شی سے اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ روح اور مادہ کا بھی پیدا کرنے والا ہے کیونکہ بعض قومیں خدا تعالیٰ کو صرف جوڑنے جاڑنے کا موجب سمجھتی ہیں۔ بسیط مادے کا خالق نہیں سمجھتیں۔ ان کا خیال ہے کہ مادہ اور روح بھی خدا تعالیٰ کی طرح ازلی اور انادی ہیں. اگر خالی لفظ خالق ہوتا تو لوگ یہ کہہ سکتے تھے کہ ہم بھی خدا تعالیٰ کو خالق مانتے ہیں. مگر ہمارے نزدیک خالق کے یہ معنے ہیں کہ وہ ان چیزوں کو جوڑ جاڑ کر ایک نئی شکل دے دیتا ہے۔ ان لوگوں کو اس تاویل کی وجہ سے قرآن کریم کا حقیقی منشا واضح اور روشن طور پر ثابت نہ ہو سکتا۔ پس خالق کل شی کی صفت نے محض خلق کی صفت سے ایک زائد مضمون بیان کیا ہے۔

بدیع کا مفہوم یہ ہے کہ نظام عالم کا ڈیزائن اور نقشہ خدا تعالیٰ نے بنایا ہے۔ گویا یہ اتفاقی نہیں یا موجودات میں سے کسی کی نقل نہیں۔

فطر کے معنے ہوتے ہیں کسی چیز کو پھاڑ کر اس میں سے مادہ کو نکالنا۔ پس فاطر کی صفت سے اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو مادہ پیدا کیا اس کے اندر اس نے مخفی ارتقاء کی طاقتیں رکھیں اور اپنے وقت پر وہ پردے جو ان طاقتوں کو دبائے ہوئے تھے ان کو اس نے پھاڑ دیا جیسے بیج کے اندر درخت یا پودہ بننے کی خاصیت ہوتی ہے مگر وہ ایک خاص حالات کا منتظر رہتا ہے. اس وقت اور اس موسم میں وہ اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے غرض فاطر کے لفظ نے بتا دیا کہ خدا تعالیٰ نے سب کچھ یکدم نہیں کر دیا بلکہ دنیا کو ایک قانون کے مطابق پیدا کیا ہے۔ ہر ایک درجہ کے متعلق ایک قانون کام کر رہا ہے ایک اندرونی تیاری دنیا میں ہوتی رہتی ہے اور ایک خاص وقت پر جا کر بعض مخفی طاقتیں اپنے آپ کو ظاہر کر دیتی ہیں اور ایک نئی چیز بننے لگ جاتی ہیں۔

خالق کے معنے وہ بھی ہیں جو خالق کل شیء میں بیان ہو چکے ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ ایک اور معنے بھی خالق کے ہیں. اور وہ تجویز کرنے والے کے ہیں۔ پس خالق کے معنے یہ ہیں کہ مختلف چیزوں کو اپنی اپنی جگہ پر رکھنا۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا ہی کام ہے۔ اس دنیا کو ایک خاص نظام کے ماتحت خدا تعالیٰ نے رکھا ہے اور اس پر خالق کا لفظ دلالت کرتا ہے۔

باری کا لفظ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے

صفات الٰہیہ کی دو اقسام

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی صفات دو قسم کی ہیں ایک ذاتی دوسری اضافی۔ ذاتی صفات ان صفات کا نام ہے جو بغیر حاجت وجود مخلوق کے پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ اس کی وحدانیت اس کا علم اس کا تقدس اور اضافی صفات ان صفات کا نام ہے جن کا تحقق اور وجود خارج میں پایا جانا مخلوق کے وجود کے بعد ہوتا ہے جیسے خدا تعالیٰ کی خالقیت، رازقیت، رحمت اور اس کا تواب ہونا اور اس کی صفت مکالمہ و مخاطبہ۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 ص 184)

کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کے مختلف ظہور شروع کرتا ہے اور پھر ایک ایسا قانون مقرر کر دیتا ہے کہ وہ چیز اپنی نسل کا تکرار کرتی چلی جاتی ہے اور اس پر خدا تعالیٰ کا نام المعید دلالت کرتا ہے۔

المصور کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ہر چیز کو ایک خاص شکل خدا تعالیٰ نے دی ہے جو اس کے مناسب حال ہے۔ صرف کسی چیز کے اندر کسی خاصیت کا پیدا کر دینا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ اسے مناسب حال شکل دینا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ اسی طرح کسی چیز کا محض پیدا ہو جانا کافی نہیں بلکہ اس کا ایسی شکل میں پیدا ہونا کہ وہ اپنے کام کو سرانجام دے سکے یہ بھی ضروری ہوتا ہے پس اس صفت کے اظہار کے لئے خدا تعالیٰ کا ایک نام المصور ہے۔

الرب کی صفت ان معنوں پر دلالت کرتی ہے کہ پیدا کرنے کے بعد اس کی طاقتوں کو تدریجی طور پر بڑھاتے چلے جانا اور کمال تک پہنچانا۔ ظاہر ہے کہ پہلی صفات اس مضمون کو ادا نہیں کرتیں۔

اسی طرح اور کئی صفات ہیں جو بظاہر مکرر نظر آتی ہیں مگر درحقیقت ان کے اندر باریک فرق ہے اور اس فرق کے سمجھ لینے کے بعد وہ روحانی نظام جس کو قرآن کریم پیش کرتا ہے نہایت ہی شاندار اور خوبصورت طور پر انسان کی آنکھوں کے آگے آجاتا ہے۔

قرآن کی منفرد خصوصیت

یہ صفات جو قرآن کریم نے بیان کی ہیں اور جن کا ایک حصہ میں نے اوپر درج کیا ہے انجیل میں تو ان کا بہت ہی کم ذکر ہے تورات اور دوسرے انبیاء کے صحف میں بھی فرداً فرداً یہ ساری صفات بیان ہوئیں ہاں بنی اسرائیل کے تمام انبیاء کی کتابوں کو جمع کیا جائے تو پھر ان میں سے بہت سی صفات کا ذکر ان میں آجاتا ہے مگر ساری کا پھر بھی ذکر نہیں(۔) قرآن کریم میں ننانوے سے بہت زیادہ نام مذکور ہیں جن میں سے ایک سو چار نام تو میں نے اوپر بیان کر دیئے ہیں اور ابھی بہت سے باقی ہیں او حقیقت یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی وہ صفات۔جن کا انسان کے ساتھ تعلق ہی نہیں ان کے قرآن کریم میں بیان کرنے کا کوئی فائدہ نہ تھا اور یقیناً وہ قرآن کریم میں بیان نہیں ہوئیں پس کسی خاص تعداد میں خدا تعالیٰ کے ناموں کو محدود کرنا درست نہیں۔اور اگر اسلامی لٹریچر میں اس قسم کا کوئی ذکر پایا جاتا ہے تو وہ صرف یہودی دعوے کے مقابل کے لئے ہے حقیقت محض کے اظہار کے لئے نہیں۔ویدوں کو بھی میں نے دیکھا ہے ان میں بھی بہت کم صفات خدا تعالیٰ کی بیان ہوئی ہیں۔اور یہی حال ژند اور اوستا کا ہے۔اصل بات یہ ہے کہ چونکہ قرآن کریم کامل کتاب ہے اور روحانیت کی تکمیل کے لئے آخری زینہ ہے اس لئے اس میں وہ صفات بھی آگئی ہیں جو پہلی کتابوں نے بیان کیں اور ان کے علاوہ کئی زائد صفات بھی اس میں بیان کی گئی ہیں۔

متضاد صفات کا شبہ

بعض لوگوں کو ان صفات کے دیکھنے سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض متضاد صفات بھی ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ رحم کرنے والا بھی ہے اور خدا تعالیٰ سزا دینے والا بھی ہے۔خدا تعالیٰ غنی بھی ہے اور پھر وہ پیدا بھی کرتا ہے اور بنی نوع انسان کی طرف ہدایت بھیجتا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اسے ان چیزوں کے وجود میں آنے کی خواہش ہے عام طور پر ایسے دماغوں میں یہ سوالات پیدا ہوا کرتے ہیں۔جنہوں نے فلسفہ پر ادھورا غور کیا ہوتا ہے وہ اس حقیقت کو نہیں جانتے کہ دنیا کا سارا حسن تو اس کے بظاہر نظر آنے والے اختلاف میں ہی پایا جاتا ہے یہ لوگ اس امر پر غور نہیں کرتے کہ مختلف چیزیں اپنا الگ الگ دائرہ رکھتی ہیں یا زنجیر کی کڑیوں کی طرح ایک کڑی کے ختم ہونے پر دوسری کڑی شروع ہوتی ہے۔بیشک خدا تعالیٰ سزا بھی دیتا ہے لیکن سزا دینے کے لئے اس نے کچھ قوانین مقرر کیے ہیں۔جب وہ قوانین چاہتے ہیں تو وہ سزا دیتا ہے اور جب اس کے برخلاف اپنے عفو کی صفت کو جاری رکھنے کے جو قوانین مقرر کئے ہیں ان کا تقاضا بڑھ جاتا ہے تو وہ عفو کرتا ہے اور ایک ہی وقت میں کسی انسان کے لئے اس کی پیدا کرنے کی صفت جاری ہو رہی ہوتی ہے اور کسی انسان کے لئے اس کے مارنے کی صفت جاری ہو رہی ہوتی ہے۔میں ابھی چھوٹا تھا کہ آریہ سماج کے ایک لیڈر نے مجھ سے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ کو قرآن کریم میں رب العالمین کہا گیا ہے پھر وہ مارتا کیوں ہے حالانکہ رب العالمین کے تو معنے ہیں پیدا کر کے تکمیل تک پہنچانا۔یہ اعتراض محض سطحی تھا۔رب العالمین کے یہ تو معنی نہیں کہ اس کو مارے نہیں قرآن کریم میں رب العالم نہیں کہا گیا بلکہ رب العالمین کہا گیا ہے اور جب ایک چیز ایک طرف سے دوسری طرف کو منتقل ہو جاتی ہے تو ربوبیت کی صفت بھی ایک دوسری شکل میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہے غرض جو چیز موجود ہے وہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت سے فائدہ اٹھا رہی ہے اور جو چیز موجود نہیں وہ عالم ہے ہی نہیں۔اس کے متعلق سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

صفات الٰہیہ کے دو قوانین

اصل بات یہ کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات دو قانونوں کے ماتحت چلتی ہیں۔وہ صفات جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتی ہیں ان کے باہمی تعاون کے لئے خدا تعالیٰ نے دو قانون قرآن شریف میں پیش کیے ہیں ایک قانون کا ذکر رحمتی وسعت کل شئ (اعراف آیت 157) کی آیت میں آتا ہے یعنی میری رحمت ہر چیز پر غالب ہے دوسری صفت قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔مالکم لا ترجون للہ وقاراہ (نوح آیت 14) تمہیں کیا ہو گیا کہ تم خدا تعالیٰ کے متعلق یہ خیال نہیں کرتے کہ وہ اپنے کاموں میں حکمت کو مد نظر رکھتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے جو قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں ایک نام حکیم بھی ہے جو اس مفہوم کے ساتھ ملتے جلتے مفہوم پر دلالت کرتا ہے ان دو صفات سے ظاہر ہے کہ ہر صفت جو خدا تعالیٰ کی ظاہر ہوگی وہ کسی غرض اور غایت کو پورا کرنے کے لئے ہوگی۔بلاوجہ نہیں ہوگی۔دوسرے یہ کہ جہاں بھی سزا اور رحم کے مطالبے ٹکرا جائیں گے رحم کے پہلو کو ہمیشہ ترجیح دی جائے گی اور سزا کے پہلو کو ہمیشہ اس کے ماتحت رکھا جائے گا۔درحقیقت قرآن کریم کی یہی وہ خوبی ہے جو ایک مومن کے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے بھر دیتی ہے اور یہی وہ اصول ہے جو بندے اور خدا میں محبت پیدا کرنے کا ذریعہ ہو جاتا ہے ایک (مومن) کو خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے کسی عقل میں نہ آنے والے کفارہ کے مسئلہ کی ضرورت نہیں نہ اس کو کسی شخص کے صلیب پر لٹک کر مرجانے کے مسئلہ پر ایمان لانے کی حاجت ہے۔جب وہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے اس گر کو دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر کام حکمت کے ماتحت ہوتا ہے۔ہر کام کسی غرض اور غایت کے لیے ہوتا ہے اور ہر کام کسی جائز اور معقول سبب کے لیے ہوتا ہے اور یہ کہ باوجود اس کے جب ایک کمزور انسان کمزوری دکھاتا ہے اور اس کے دل میں ندامت اور شرم پیدا ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ کی محبت اور خدا تعالیٰ کا غفران اس کو ڈھانک لیتا ہے تو اس کا دل بیتاب ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف جھک جاتا ہے اور جب ایک (مومن) اس بات کو دیکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ باوجود خالق اور مالک ہونے کے بندے کے قصوروں کو معاف کرتا اور اسکی غلطیوں سے درگزر کرتا اور اس کی ترقی کے سامان پیدا کرتا چلا جاتا ہے اور اس کی سزا دکھ دینے اور ذلیل کرنے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ وہ بندے کی اصلاح اور ترقی کے لئے ہوتی ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ اس کا خدا اس کی توبہ کے قبول کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے وہ اس کے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہے اور توبہ

باقی صفحہ 7 پر

اخبار الحکم کا اجرا کیسے ہوا

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی بے لوث خدمات

حضرت مسیح موعود کے ایک باہمت رفیق 1897ء میں امرتسر میں ایک کامیاب صحافی کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے تھے' ادبی حلقوں میں آپ کے زور قلم کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔آپ کے دوست آپ کو سرکاری ملازمت میں لانے پر مصر تھے لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

آپ الحکم کے اجراء اور ابتدائی حالات کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ اس وقت سلسلہ کی ضروریات کے اعلان و اظہار کے لئے خاکسار ایک اخبار کی ضرورت محسوس کر رہا تھا۔حضرت مسیح موعود اور جماعت پر مخالفین جو اعتراضات پولیٹیکل اور مذہبی پہلو سے کر رہے تھے ان سب مخالفتوں کا منہ بند کرنے کو جی چاہتا تھا۔چنانچہ خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا۔حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے دست مبارک سے اس عریضہ کا جواب دیا جس کا خلاصہ تھا۔ہم کو اس بارہ میں تجربہ نہیں۔اخبار کی ضرورت تو ہے مگر ہماری جماعت غرباء کی جماعت ہے مالی بوجھ برداشت نہیں کر سکتی۔آپ اپنے تجربہ کی بنیاد پر کر سکتے ہیں تو کر لیں۔"اللہ تعالیٰ مبارک کرے"۔ڈرانے والوں نے بڑا ڈرایا اور سمجھایا کہ لوگوں میں مذہبی ذوق کم ہو چکا ہے اور احمدیت کے ساتھ دشمنی عام پھیل چکی ہے۔اس لئے عقل کے ناخن لو اخبار کامیاب نہیں ہوگا۔

لیکن حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریر "اللہ تعالیٰ مبارک کرے" کے الفاظ میرے دل پر نقش ہو چکے تھے۔ان الفاظ نے میری ہمت بڑھائی اور حضرت اقدس مسیح موعود کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ نے دستگیری فرمائی تو اللہ کے حکم سے اخبار الحکم کا پہلا شمارہ 8۔اکتوبر 1897ء کو شائع ہو گیا۔الحمدللہ۔یہ اخبار 1897ء کے آخر تک "ریاض ہند پریس امرتسر" سے شائع ہوتا رہا۔مگر جب قدرت خداوندی نے مجھے دیار محبوب میں پہنچایا تو میرے ساتھ ہی 1898ء کے شروع میں ہی الحکم مرکز احمدیت قادیان منتقل ہو گیا قادیان میں ان دنوں کافی تکلیفیں تھیں' کل کش اور کاتب لوگ قادیان آنے کو تیار نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کے لئے سارے سامان پیدا کر دیئے' قدرت نے حضرت عرفانی کو زود نویسی کا زبردست جوہر ودیعت کر رکھا تھا جسے حضرت مسیح موعود کے فیض صحبت نے چار چاند لگا دیئے حضرت اقدس مسیح موعود خواہ مجالس میں ارشاد فرماتے یا سیر میں چلتے ہوئے گفتگو فرماتے آپ حضور اقدس کے ان ملفوظات اور ارشادات کو کمال برق رفتاری سے قلم بند کر کے فوراً الحکم میں شائع کر دیتے۔اس طرح الحکم کے ذریعہ حضور اقدس کی تازہ بہ تازہ وحی کی اشاعت کا بھی اس میں خاص اہتمام ہو گیا اسی طرح مرکزی کوائف اور بزرگان سلسلہ کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے گراں قدر مضامین بھی چھپنے لگے۔اور جماعت کے احباب گھر بیٹھے حضرت مسیح موعود کے روحانی مائدہ سے لطف اندوز ہونے لگے' چنانچہ یہ اخبار حضرت مسیح موعود کی کتب اور سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کا مستند ذخیرہ کے علاوہ جماعت کے ایک نئے دور کا سنگ میل بن گیا۔

آپ کی ساری زندگی جماعت کی قلمی خدمت میں گذری خصوصاً تاریخ احمدیت سے آپ کو آخر تک ایک خاص شغف رہا آپ نے اپنے صحافتی اور دیگر علمی فرائض کے ساتھ ساتھ "حیات النبیؐ" اور "حیات احمد" کے نام پر حضرت مسیح موعود کی حیات طیبہ کے حالات شائع کیے۔علاوہ ازیں "سیرت مسیح موعود" کے نام پر تین مبسوط جلدیں لکھیں جو آپ کی زندگی میں ہی چھپ کر شائع ہو گئیں' مختلف رفقاء اور مذہبی لیڈروں کے نام حضرت اقدس مسیح موعود نے جو خطوط لکھے ان کا بہت بڑا ریکارڈ بھی آپ نے شائع کر کے محفوظ کر دیا الغرض حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی (تراب) اخبار الحکم کے بانی ہی نہیں ہیں بلکہ احمدیت کے سب سے پہلے صحافی اور تاریخ احمدیت کے مورخ اول بھی تھے' جماعت احمدیہ کے بزرگ مخلص' باہمت صحافی اور پہلے مورخ 5 دسمبر 1957ء میں اسکندر آباد ہندوستان میں 82 سال کی عمر میں اس دنیا فانی سے رخصت ہو گئے۔

ہوا ۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور قدرتوں سے بھرپور نعمت

یہ ہوا ہی ہے جو سورج کی کرنوں میں شامل نقصان دہ شعاعوں سے ہمیں محفوظ رکھتی ہے

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

ہر قسم کی حیواناتی اور نباتاتی زندگی کی بقا کے لئے ہوا کی ضرورت کے بارے میں ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں۔ خوراک کے بغیر انسان ایک ماہ سے زائد اور پانی کے بغیر ایک ہفتہ سے زائد عرصہ تک زندہ رہ چکے ہیں۔ لیکن ہوا کے بغیر چند منٹ سے زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہا جا سکتا۔ لیکن ہوا صرف سانس لینے کے ہی استعمال میں نہیں آتی۔ ہماری ساری زندگی کی گوناگوں مصروفیات میں ہوا مختلف طریقوں سے بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ آیئے ان میں سے چند دلچسپ امور پر ایک نظر ڈالیں۔

زمین کے گرد حفاظتی خول

ہم جانتے ہیں کہ یہ خلا جس کے اندر مختلف سیاروں اور ستاروں کی طرح زمین سورج کی کشش ثقل کی وجہ سے گویا لٹکی ہوتی ہے انتہائی سرد ہے۔ اتنا سرد کہ اس میں تمام زندگی یخ بستہ ہو کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ لیکن سورج سے آنے والی حرارت کی وجہ سے درجہ حرارت ہمارے لئے قابل برداشت ہو جاتا ہے۔ یہ ہوا ہی ہے جو سورج سے آنے والی تمازت کو ایک غلاف کی صورت میں زمین کے گرد محفوظ کر لیتی ہے۔ اور رات کے وقت بھی درجہ حرارت بہت زیادہ گرنے نہیں پاتا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ سورج کی کرنوں میں شامل بعض نقصان دہ شعاعوں کو جذب کر کے ہمیں ان کے برے اثرات سے محفوظ رکھتی ہے۔ خلا سے ہر آن ان گنت چھوٹے بڑے شہاب ثاقب زمین کا رخ کرتے ہیں۔ اگر ہوا ان میں سے 99.9 فیصد شہاب ثاقب کو زمین پر گرنے سے قبل ہی رگڑ کے ساتھ جلا کر خاکستر نہ کر دے تو ہماری زمین بھی چاند کا نقشہ پیش کرے جہاں ان گنت شہاب ثاقب کے گرنے سے ہر طرف چھوٹے بڑے گڑھے پڑے ہوئے ہیں اور یوں زمین پر کوئی چیز زندہ و سلامت نہ بچے۔ اگر ہوا آبی بخارات کو اڑا کر فضا میں نہ لے جاتی اور وہاں ٹھنڈک سے وہ بخارات بادلوں کی شکل اختیار کر کے بارش کی صورت میں زمین پر نہ برستے تو زمین پر میٹھے قابل استعمال پانی کی اس قدر کمی ہو جاتی کہ زندگی ناممکن ہو جاتی کیونکہ زمین پر پائے جانے والے میٹھے پانی کا معتدبہ حصہ وہ ہے جو سمندروں سے آبی بخارات کی صورت میں ہوا سے اوپر فضا میں پہنچ کر میٹھے پانی کی بارش کی صورت میں زمین پر پہنچتا ہے ورنہ تمام سمندروں کا پانی اور زیرزمین پانی کی بیشتر مقدار تو کڑوے یا نمکین ناقابل استعمال پانی کی ہے۔ اور ہوا کی طرح پانی کے بغیر بھی زندگی کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔

ہوا کے دیگر استعمال

اگر ہوا نہ ہوتی تو یہ دنیا ایک خوفناک خاموشی اور سناٹے میں بدل جاتی اور ہمارا سب تہذیب و تمدن ختم ہو جاتا۔ آواز ہوا کی لہروں پر ہی سفر کرتی ہے۔ ہوا نہیں تو آواز بھی نہیں۔ لہٰذا ہم آپس میں بات چیت نہ کر سکتے۔ نہ کوئی زبانیں بنتیں نہ کوئی تحریریں ہوتیں اور انسان ادنیٰ حیوانوں سے بدتر زندگی گزارنے پر مجبور ہوتا۔ اگر ہوا نہ ہوتی تو ہوائی جہاز بھی نہ ہوتے اور ہم جدید دور کے تیز ذرائع آمدورفت سے محروم رہتے۔ نہ سمندر میں لہریں اٹھتیں نہ نسیم بری و نسیم بحری موسم کو معتدل بناتیں۔ نہ پھولوں کی خوشبو ہوتی، نہ پرندوں کی چہک ہوتی۔ نہ لوگ پتنگیں اڑاتے۔ چیونگ گم کے بلبلے بنانا اور کوکا کولا کے مشروبات سٹرا Straw کی مدد سے پینا جیسے مشاغل سے لطف اندوز نہ ہو سکتے۔ نہ سائیکلوں، موٹر گاڑیوں اور فٹ بال وغیرہ کے ٹائر ٹیوب بنتے نہ موسم گرما میں پنکھوں سے آرام حاصل کر سکتے۔ نہ وہ بیشمار صنعتیں جنم لیتیں جن میں ہوا کے پریشر سے بیشمار کام لئے جاتے ہیں۔ الغرض ہوا صرف زندگی قائم رکھنے کے لئے ہی ضروری نہیں ہے بلکہ زندگی کو فعال اور آرام دہ بنانے کا ایک انتہائی اہم ذریعہ بھی ہے۔

ہوا کا دباؤ

چونکہ ہوا دیگر ٹھوس اور مائع چیزوں کی نسبت بہت ہلکی ہوتی ہے اس لئے ہم اس کے وزن اور دباؤ کو عموماً محسوس نہیں کرتے۔ لیکن درحقیقت اس کا وزن اور اس سے پیدا ہونے والا دباؤ اس قدر زیادہ ہے کہ کوئی زندہ چیز اسے برداشت نہیں کر سکتی۔ سطح سمندر سے اوپر کی طرف 50 میل تک تو واضح طور پر ہوا موجود ہے اگرچہ اوپر جاتے جاتے یہ کافی لطیف ہوتی جاتی ہے۔ 50 میل سے اوپر کی فضا میں بھی ہوا موجود تو ہے لیکن اس کو نظرانداز کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ بہت ہی زیادہ لطیف ہے۔ تو گویا ہم میں سے ہر ایک کے اوپر کم از کم 50 میل لمبا ہوا کا ستون موجود ہے جو ہم اٹھائے پھرتے ہیں۔ اور اس کا وزن پتہ ہے کتنا ہے؟ کم از کم ایک ٹن! یعنی ہم میں سے ہر ایک کے کندھوں پر ایک ٹن ہوا کا وزن موجود ہے لیکن ہمیں یہ محسوس نہیں ہوتا۔ جس طرح پانی میں غوطہ لگانے کی صورت میں ہمارے سروں پر ٹنوں کے حساب سے وزن ہوتا ہے لیکن ہمارے اردگرد اور نیچے کا پانی اس وزن کو اس طرح متوازن کر دیتا ہے کہ ہمیں اس کا بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہمارے جسم کا اندرونی اور ہمارے چاروں طرف اردگرد کی ہوا ہمارے اوپر پڑنے والے وزن کو متوازن کر دیتی ہے اور ہمیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔ یہ ہوا کے وزن کی وجہ سے ہی ہے کہ سطح سمندر پر پانی 100 سنٹی گریڈ پر ابلنے لگتا ہے۔ اگر ہم کسی اونچے پہاڑ پر چند ہزار فٹ کی بلندی پر جائیں تو وہاں دالیں گوشت وغیرہ نہیں گلتا۔ اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ ہوا کے دباؤ میں کمی آنے کے باعث پانی 100 درجہ سنٹی گریڈ سے بہت پہلے ہی ابلنے لگتا ہے۔ اسے جتنی دیر تک چاہیں ابالتے رہیں اس کے درجہ حرارت میں زیادتی نہیں ہو گی۔ بس پانی ابل ابل کر بھاپ میں تبدیل ہو کر اڑتا جائے گا اور ہمارا مطلوبہ درجہ حرارت حاصل نہ ہونے کی وجہ سے کھانا پکانے میں بہت دیر لگے گی۔ پریشر ککر میں بھی اسی اصول پر کھانا جلد تیار ہو جاتا ہے کہ اس کے اندر ہوا یا بھاپ کا درجہ حرارت اس میں پیدا ہونے والے پریشر کی وجہ سے بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا پہاڑوں وغیرہ پر پریشر ککر ایک لازمی ضرورت کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔

ہوا اپنا دباؤ برابر رکھتی ہے

جس طرح پانی اپنی سطح برابر رکھتا ہے اور نشیب کی طرف اس لئے بہتا ہے کہ نشیب میں جمع ہو کر اپنی سطح کو اوپر والی سطح کے برابر کر کے حتیٰ کہ اگر دو برتن الگ الگ جگہ پر پڑے ہوں اور ایک میں دوسرے سے زیادہ پانی ہو تو ہم اسی پانی کے سطح برابر رکھنے کے اصول کو استعمال کرتے ہوئے برتن کو بغیر ہلائے اس سے پانی دوسرے برتن میں منتقل کر سکتے ہیں۔ صرف ایک پائپ کو زیادہ برتن والے پانی میں ایک سرے کی طرف سے ڈال دیں اور اس پائپ میں سے ہوا نکال دیں یعنی اس میں پانی بھر دیں اور دوسرا سرا کم پانی والے برتن میں یا نشیب والی جگہ میں رکھ دیں۔ پانی زیادہ اونچی سطح والے برتن سے دوسرے برتن میں منتقل ہونا شروع ہو جائیگا اور اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک دونوں برتنوں میں پانی کی سطح برابر نہیں ہو جاتی۔ اس اصول کو سائفن کا نام دیا گیا ہے۔ ہوا بھی اسی طرح زیادہ دباؤ والے علاقے سے کم دباؤ کی طرف سفر کرتی ہے۔ سائیکل کی دکان پر جب ہم سائیکل یا گاڑی کے پہیے میں ہوا بھرتے ہیں تو بس ہوا بھرنے والی نالی کو اپنی ٹیوب سے منسلک کر دیتے ہیں۔ دکان کی ٹینکی میں ہوا کا دباؤ زیادہ ہونے کی وجہ سے ہوا خود بخود ٹیوب میں داخل ہونے لگتی ہے۔ دریا یا سمندر کی طرف سے دن کے وقت خوشگوار ہوا خشکی کی طرف چلتی ہے، جسے نسیم بری کہا جاتا ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ خشکی یا ریت پانی کی نسبت سورج کی شعاعوں سے جلد گرم ہو جاتی ہے تو ہوا گرم اور ہلکی ہو کر اوپر کو اٹھتی ہے اور نیچے دباؤ کم ہو جانے کی وجہ سے پانی کی طرف ٹھنڈی ہوا دباؤ پورا کرنے کیلئے خشکی کی طرف چلنے لگتی ہے۔ رات کے وقت اس کے الٹ عمل ہوتا ہے۔ خشکی پانی کی نسبت جلد ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور وہاں ہوا کا دباؤ بڑھ جاتا ہے لہٰذا ہوا پانی کی طرف چلنا شروع کر دیتی ہے۔ خط استوا کے دونوں طرف خط سرطان اور خط جدی کے درمیان میں سارا سال چلنے والی تجارتی ہوائیں بھی اسی اصول پر چلتی ہیں۔ انجن سے چلنے والے بحری جہازوں کی ایجاد سے پہلے صدیوں تک تمام دنیا کے بحری جہاز ان ہواؤں کے رحم و کرم پر تمام دنیا میں بحری آمدورفت کا ذریعہ ہوا کرتے تھے۔ الغرض ہوا کے وزن اور دباؤ رکھنے اور دباؤ کو برابر رکھنے کے اصول کے نتیجہ میں بے شمار مفید کام ہوا سے لئے جاتے ہیں۔

ہوا کی طاقت

ہوا کے دباؤ یکساں رکھنے کے اصول کے نتیجے میں وہی ہوا جو اتنی دھیمی اور نرم و نازک سی محسوس ہوتی ہے اتنی زیادہ طاقتور ہو جاتی ہے کہ الامان والحفیظ۔ محض ڈیڑھ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اگر ہوا چلنے لگے تو وہ Hurricane یا Tornado کا روپ دھار لیتی ہے اور اس کی طاقت اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ بجلی کے کھمبوں۔ تناور درختوں اور دیو قامت عمارتوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔ سمندر کے پانی کو بلونی کی طرح بلو کر اتنی اونچی اور طاقتور لہریں پیدا کر دیتی ہے کہ پہاڑوں جیسے بحری جہاز بھی ان کی تاب نہ لا کر

سمندر کی تہہ میں بیٹھ جاتے ہیں اور ساحل سمندر پر کئی کئی میٹر اونچے پانی کا اس قدر شدید سیلاب پیدا ہو جاتا ہے کہ میلوں کے رقبہ میں تمام قسم کا زندگی کے آثار صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں- بنگلہ دیش، امریکہ کے ساحل سمندر پر واقع ریاستیں اور دیگر کئی ممالک ہر سال ہوا کی اس طاقت کا مظاہرہ دیکھتے ہیں- ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر چالیس پچاس ٹن کا وزن اٹھا کر سینکڑوں ہزاروں میل سفر کرتے ہیں اور ان کا اڑنے کا کمال اسی ہوا کے دباؤ کی طاقت میں ہی مضمر ہے- پنکھوں اور پروں کی مخصوص ساخت کیوجہ سے جب وہ ہوا میں گھومتے یا بھاگتے ہیں تو پنکھوں یا پروں کی ایک جانب دباؤ دوسری جانب کی نسبت بڑھ جاتا ہے اور دباؤ کے اس معمولی فرق کے نتیجہ میں جہاز میں بے پناہ اڑنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے- روائتی بم یا ایٹم بم پھٹنے کے نتیجہ میں بھی اس جگہ شدید گرمی کے باعث ہوا کا دباؤ یکلخت بہت کم ہو جاتا ہے جسے پورا کرنے کیلئے چاروں طرف سے ہوا اندر کو رش کرتی ہے اور راستہ میں آنے والی ہر چیز کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہے- موسم گرما میں ریگستانوں اور گرم علاقوں میں اٹھنے والے گردباد بھی اسی اصول پر پیدا ہوتے ہیں- ہوائی جہاز سے چھتری یا پیراشوٹ کے ذریعہ چھلانگ لگانے- خلائی شٹل کے زمین پر لینڈ کرتے وقت پیچھے چھتری کے کھلنے اور جہاز کے لینڈ کرتے وقت اپنی رفتار کو کم کرنے کے لئے انجن کو الٹا چلا کر ہوا کو سامنے سے خارج کرنے میں بھی ہوا کے پریشر کو ہی کام میں لایا جاتا ہے- ہوا خود ایک خاص رفتار سے چلے یا کوئی چیز اس مخصوص رفتار سے ہوا میں حرکت کرے دونوں صورتوں میں ہوا کا دباؤ پیدا ہوتا ہے- شہاب ثاقب جب ہماری فضا میں داخل ہوتے ہیں یا خلائی جہاز واپس زمین پر آتے ہیں تو بہت زیادہ تیز رفتار کی وجہ سے ان کو ہوا کی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور رفتار کی نسبت کے حساب سے ان میں اس رگڑ سے بے پناہ حرارت پیدا ہو جاتی ہے- خلائی جہاز بیس سے پچیس ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے فضا میں داخل ہوتا ہے تو ہوا کی رگڑ سے اس کا بیرونی حفاظتی خول سرخ ہو جاتا ہے- شہاب ثاقب ساٹھ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے فضا میں داخل ہوتا ہے اور جل کر راکھ ہو جاتا ہے-

ہوا کی ساخت اور طبقات

بنیادی طور پر ہوا دو بڑی گیسوں کا مجموعہ ہے- 78 فیصد نائٹروجن اور 21 فیصد آکسیجن- باقی ایک فیصد میں زیادہ تر آرگون اور کسی قدر دوسری کچھ گیسیں شامل ہیں- سطح سمندر سے جوں جوں اوپر جائیں ہوا کی کثافت میں کمی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ 5 میل سے اوپر جا کر ہوا میں سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے- اسی لئے پہاڑوں پر جانے والے کوہ پیما زیادہ اونچائی پر جانے کیلئے ساتھ آکسیجن کے سلنڈر لے کر جاتے ہیں- زمین سے دس میل کی بلندی تک کے علاقے کو ٹروپوسفیئر Troposphere کہا جاتا ہے- اس علاقے میں بادل بنتے ہیں- ہوائیں چلتی ہیں اور عام ہوائی جہاز اڑتے ہیں- دس سے تیس میل کی بلندی کے درمیان سٹریٹوسفیئر Stratosphere ہے- اس کے نچلے حصہ میں تیز ہوائیں چلتی ہیں جنہیں جیٹ سٹیریمز Jet Streams کہا جاتا ہے- ان ہواؤں کے رخ پر اڑ کر ان سے مدد لینے اور زمینی ہواؤں اور بادلوں وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لئے جیٹ ہوائی جہاز عموماً اس طبقہ کے نچلے حصہ میں پرواز کرتے ہیں- تیس سے پچاس میل کی بلندی کے درمیان میسوسفیئر Mesosphere ہے جہاں شدید سردی ہوتی ہے لیکن شہاب ثاقب کے زیر اثر انتہائی گرم ہوائیں چلتی ہیں- 50 میل سے لے کر 120 میل کی بلندی تک کا علاقہ تھرموسفیئر Thermosphere کہلاتا ہے- یہاں پہنچ کر زمین کی فضا بالکل ختم ہو جاتی ہے اور ہوا کے کچھ بکھرے ہوئے ذرات ہی باقی رہ جاتے ہیں- لیکن یہ علاقہ اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ یہاں سورج کی کرنوں کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ہونے کی وجہ سے سورج کی ریڈیائی لہریں بآسانی پہنچ جاتی ہیں- (اوزون کی وہ تہہ جو ہماری زمین کو سورج کی نقصان دہ شعاعوں سے بچاتی ہے وہ بہت نیچے سٹریٹوسفیئر کی اوپر کی تہہ میں زمین سے تقریباً تیس میل کی بلندی پر پائی جاتی ہے)- یہ شدید گرم اور ریڈیائی لہریں ہوا کے ذرات کے ساتھ مل کر Ions بناتی ہیں یعنی فضا میں ایک برقی تہہ بن جاتی ہے- ہماری زمین پر ریڈیائی لہروں کے ذریعہ جو ٹیلیفون، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے مواصلاتی سلسلے ہیں وہ زمین پر سے اوپر فضا میں بھیجی جانے والی ریڈیو لہروں کے اس برقی تہہ کے ساتھ ٹکرا کر واپس زمین پر منعکس ہو جانے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں- اگر فضا میں یہ برقی تہہ نہ ہوتی تو ہماری ریڈیو لہریں اوپر خلا میں گم ہو جاتیں اور ہمارے موجودہ دور کے تمام مواصلاتی سلسلہ بیکار ہو جاتے- یہاں پھر خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت کا اعلیٰ وارفع اور بے عیب ہونا روز روشن کی طرح عیاں ہے- یعنی سورج کی مہلک ماورائے بنفشی شعاعوں Ultraviolet Rays سے ہمارے بچاؤ کے لئے تیس میل کی بلندی پر اوزون کی کئی میل موٹی تہہ بچھادی اور انہی ہلاکت خیز شعاعوں کے ذریعہ Ionosphere پیدا کر کے ہمارے لئے رسل ورسائل کا انقلاب آفرین سامان پیدا فرما دیا- عجائبات قدرت کا شاہکار Aurora یعنی وہ رنگ برنگی روشنیوں کی چادر جو قطبین کے قریب کے علاقوں میں سارے آسمان پر پھیل جاتی ہے اور جسے دیکھنے کے لئے ساری دنیا سے لوگ ان علاقوں کا رخ کرتے ہیں - وہ اسی Ionosphere میں ہوا کے ذرات کا سورج کی شعاعوں سے مل کر برقی چادر میں تبدیل ہو جانے اور روشنی کو مختلف رنگوں میں منعکس کرنے کا عمل ہے جو آسمان میں 60 سے 80 میل کی بلندی پر واقع ہوتا ہے- شمالی علاقوں میں ان روشنیوں کو Aurora Borealis اور جنوبی علاقوں میں Aurora Australis کہا جاتا ہے- اسی طرح آسمان کے نیلا نظر آنے کی بھی یہی وجہ ہے کہ ہوا کے ذرات سورج کی روشنی کو مختلف رنگوں میں منعکس کرتے ہیں جن میں نیلا رنگ سب سے زیادہ منعکس ہوتا ہے جس سے آسمان نیلا نظر آتا ہے-

شام

پہلی جنگ عظیم کے بعد جب ترکوں کی سلطنت عثمانیہ کا شیرازہ بکھرا تو ملک شام (سیریا) وجود میں آیا- اس سے قبل سیریا صوبہ عرب کا ایک حصہ تھا- دوسری جنگ عظیم تک شام پر فرانسیسیوں کا غلبہ رہا- جس کے بعد سیریا نے لبنان سے الحاق کر لیا- لیکن یہ سیاسی بندوبست 1950ء میں ٹوٹ گیا- 1958ء سے 1961ء تک سیریا متحدہ عرب جمہوریہ میں شامل ہوا جو مصر، یمن اور سیریا پر مشتمل تھی- 1961ء کے بعد سیریا نے سوویت روس اور مشرقی یورپ کے ملکوں سے قریبی تعلقات قائم کیے-

جغرافیائی حیثیت سیریا کے شمال میں ترکی، مشرق میں عراق، جنوب میں سعودی عرب، اور مغرب میں بحیرہ روم اور لبنان واقع ہیں اس کا رقبہ 1,85180 مربع کلومیٹر ہے- سیریا کا بیشتر حصہ ریگستانی یا نیم ریگستانی ہے- بحیرہ روم کے قریب واقع انصاریہ پہاڑی سلسلہ، وسطی شگافی وادی اور لبنان کی پہاڑیوں کے درمیان واقع چند زرخیز وادیاں اور نخلستان ہیں جن میں حما، حمز، اور دمشق وادی قابل ذکر ہیں- حماد، جزیرہ فرات، جبل دروز اور ہوران خشک ریگستانی اور خشک پہاڑی علاقے ہیں- البتہ ملک کے شمال مغربی حصے بالخصوص حما، لتاکیا، زاویہ اور کردستان کے علاقے نیم ریگستانی ہیں جن میں گھاس کے میدان پھیلے ہوئے ہیں-

آب وہوا سیریا کے شمال مغربی حصے کی آب وہوا بحرہ رومی ہے، جہاں گرمی کے موسم میں شدید گرمی اور سردیوں میں معتدل سردی اور بارش ہوتی ہے- مشرق اور جنوب مشرق کی طرف جاتے ہوئے ریگستانی آب وہوا کے علاقے ہیں جہاں موسم خشک رہتا ہے اور اونچے درجہ حرارت ریکارڈ کیے جاتے ہیں- دمشق (جو سطح سمندر سے 700 میٹر کی بلندی پر واقع ہے) میں جولائی کا اوسط درجہ حرارت 30 ڈگری سنٹی گریڈ اور جنوری کا اوسط درجہ حرارت 8 ڈگری سنٹی گریڈ رہتا ہے- ریگستانی علاقوں میں جولائی کے مہینے میں دن کا درجہ حرارت بسا اوقات 50 ڈگری سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے لیکن راتیں خوشگوار ہوتی ہیں- اب سے تقریباً دو ہزار برس پہلے سیریا سرسبز اور شاداب علاقہ تھا لیکن بے احتیاطی کے ساتھ چراگاہوں اور جنگلات کے کاٹنے سے یہاں کی آب وہوا میں بھاری تبدیلی آئی ہے- سیریا میں عرب نسل کے لوگ آباد ہیں، یہاں کی آبادی تقریباً ایک کروڑ ہے-

سیریا بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے- ملک کی ستر فیصدی آبادی کا انحصار کھیتی باڑی پر ہے- چند سیراب ہونے والے علاقوں کو چھوڑ کر سیریا کی کھیتی کا دارومدار بارش پر ہے- سیریا کے کسان گرمیوں میں کپاس اور چارہ اور سردی کے موسم میں گیہوں، جو، جئی، آلو، شکرقندی وغیرہ کی فصلیں اگاتے ہیں- کپاس ایک اہم نقدی فصل ہے جس کو برآمد کر کے زرمبادلہ حاصل کیا جاتا ہے- تمباکو، چاول، چقندر، مونگ پھلی، دالیں، خربوزے، زیتون، انجیر، سنترے، موسمی، انگور اور سبزیوں کی کاشت کی جاتی ہے-

معدنی ذخائر سیریا میں لوہے اور کوئلے کی کمی ہے- البتہ خشیس اور کاراچک کے مقام پر پٹرولیم نکالا جاتا ہے- سعودی عرب اور عراق سے پٹرولیم کی پائپ لائن سیریا سے گزر کر بحیرہ روم کے ساحل تک پہنچتی ہے- حمص کے مقام پر ملک کا عظیم پٹرولیم کا کارخانہ ہے- سیریا میں بٹومنی (کول تار) جبل انصاریہ سے نکالا جاتا ہے- جو لتاکیا کے قریب واقع ہے- کرومائٹ، پائرائٹ، تانبہ، سیسہ، جست، المونیم اور قیمتی پتھر بھی نکالے جاتے ہیں- نمک اور رفاسفیٹ بھی وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں-

سیریا کی ایک بڑی ریلوے لائن الپو شہر سے ترکی کو پار کرتی ہوئی جزیرہ صوبے سے گزر کر عراق تک جاتی ہے- دوسری ریلوے لائن حجاز ریلوے لائن کہلاتی ہے- یہ ریلوے لائن درحقیقت حاجیوں کو مکہ اور مدینے لے جانے کے لئے تعمیر کی گئی تھی-

برآمدات سیریا کی برآمدات میں زرعی پیداوار پٹرولیم، قدرتی گیس اور معدنیات شامل ہیں- جب کہ درآمدات میں مشینیں، موٹر گاڑیاں، ریل کے ڈبے، بجلی کا سامان، کیمیاوی اشیاء، اور اناج وغیرہ شامل ہیں-

راجدھانی تاریخی اہمیت کا شہر دمشق ملک کی راجدھانی ہے جس کی آبادی تقریباً گیارہ لاکھ ہے-

اطلاعات واعلانات

نکاح

مکرم فرحت علی صاحب مربی ضلع جہلم لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھائی مکرم محمد احسن ولد محترم غلام سرور طاہر صاحب آف شیخوپورہ (حال فرحت علی جیولرز یادگار روڈ ربوہ) کا نکاح مکرمہ امتہ المجید صاحبہ بنت مکرم میاں عبدالمنان ناصر (پاک گولڈسمتھ ربوہ حال کینیڈا ہملٹن) سے مورخہ 2001-7-5 کو بیت المبارک ربوہ بعد از نماز مغرب محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ امتہ المجید صاحبہ مکرم میاں عبدالسلام صاحب زرگر مرحوم کی پوتی ہیں۔ اسی طرح خاکسار کے بھائی مکرم عطاء العلی ولد مکرم غلام سرور طاہر صاحب آف شیخوپورہ کا نکاح مکرمہ کرن نثار فاطمہ بنت مکرم چوہدری غلام احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ ضلع شیخوپورہ (نیو راحت علی جیولرز اکبر بازار شیخوپورہ) سے مورخہ 15 جون 2001ء کو بیت الذکر شیخوپورہ میں مکرم افضال احمد صاحب رؤف مربی ضلع شیخوپورہ نے بعد نماز جمعہ مبلغ چار لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دونوں رشتے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب)

مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد علی صاحب ساکن نمبر 7/2 فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 7/2 فیکٹری ایریا (دارالرحمت غربی) ربوہ برقبہ 2 کنال 3 مرلہ 163 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ حسب درخواست جملہ ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ محمد بی بی صاحبہ (بیوہ) ۔ وفات یافتہ
2۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ (دختر)
3۔ مکرم داؤد احمد صاحب (پسر) ۔ وفات یافتہ

مکرم داؤد احمد صاحب کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(ا) محترمہ پروین اختر صاحبہ (بیوہ)
(ب) محترمہ طلعت داؤد صاحبہ (بیٹی)
(ج) مکرم لطف الرحمٰن صاحب (بیٹا)
(د) محترمہ رفعت داؤد صاحبہ (بیٹی)
(ر) محترمہ فرحت داؤد صاحبہ (بیٹی)
(س) مکرم مسعود الرحمٰن صاحب (بیٹا)
(4) مکرم مقصود احمد صاحب (بیٹا)
(5) مکرم منظور احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مسز وسیم احمد خان صاحب ربوہ سے تحریر کرتی ہیں کہ میرا بیٹا عزیزم حسن شہر یار ابن وسیم احمد خان صاحب MCB ربوہ گزشتہ ایک ماہ سے بوجہ پیشاب کی بندش بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد گھر واپس آگئے ہیں۔

نیز میرے شوہر محترم بھی گزشتہ چند ماہ سے پاؤں میں سوزش کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے اللہ تعالیٰ صحت و کاملہ و عاجلہ عطا کرے (آمین)

ولادت

مکرم مبارک احمد معین صاحب مربی سلسلہ ہڈیارہ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 12 ستمبر 2001ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام تنزیل احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم منور احمد کاہلوں صاحب آف نصرت آباد سندھ کا پوتا اور مکرم مقصود احمد صاحب عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔

تبدیلی فون نمبر

مکرم حافظ عبدالاعلیٰ صاحب کوارٹر 121 تحریک جدید دارالنصر غربی لکھتے ہیں کہ میرا فون نمبر تبدیل ہو کر 214502 ہو گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

اور ندامت کے بعد گناہوں کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ باوجود عظیم الشان ہونے کے اور نہایت ہی بالا ہستی ہونے کے وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور انسان کے دل میں اس سے ملنے کا جتنا شوق ہے اس سے کہیں بڑھ کر خدا تعالیٰ کو اس سے ملنے کا شوق ہے تو انسان کا دل محبت اور پیار سے بھر جاتا ہے اور وہ بے اختیار ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے اس سے بھی زیادہ شوق سے جس شوق سے ایک بچہ اپنی ماں کی طرف جھکتا ہے اور خدا تعالیٰ بھی ایسے انسان کی طرف محبت سے جھکتا ہے اس ماں کی محبت کی نسبت سے بھی زیادہ شدید محبت سے جو اپنے روتے ہوئے بچے کی طرف بھاگتی ہے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن ص 309 تا 312)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بغیر ثبوت کے اسامہ کو حوالے نہیں کریں گے

افغانستان میں طالبان کے حکمران علماء نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن کو بغیر ثبوت کے کسی کے حوالے کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں افغانستان سے نکالا جائے گا۔ افغان اسلامک پریس کے مطابق امریکہ میں ہونے والی دہشت گردی کے سبب پیدا ہونے والی صورتحال کے پیش نظر افغانستان میں مجلس شوریٰ کے اجلاس کے نام پیغام میں طالبان کے سربراہ نے کہا کہ اسامہ بن لادن کو بغیر ثبوت کے کسی کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔

طالبان اسامہ کو فوری حوالے کریں امریکہ

امریکہ نے طالبان کو سختی سے وارننگ دی ہے کہ وہ اسامہ بن لادن کو فوری طور پر اس کے حوالے کر دیں۔ وائٹ ہاؤس سے جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ اسامہ پر مذاکرات یا بات چیت کا وقت نہیں ہے۔ بلکہ جو کہا گیا ہے اس پر عمل کرنے کا وقت ہے۔

افغانستان کے خلاف جنگ کی تیاریاں

امریکہ نے افغانستان کے خلاف جنگ کی تیاریاں تیز کر دی ہیں اور اس وقت امریکہ کی بحری فوج کے تین طیارہ بردار بیڑے نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو چکے ہیں۔ امریکی نیوی کے طیارہ بردار بیڑے روز ویلٹ کو بھی بحر اوقیانوس سے مشرق کی جانب روانہ ہونے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔

واشنگٹن کا انجام بھی ماسکو جیسا ہو گا افغانستان

کے سرحدی امور کے وزیر جلال الدین حقانی نے کہا ہے کہ وہ مجاہد جنہیں سوویت قبضہ کے خلاف جنگ میں حصہ لینے کا موقع ملا تھا انہیں امریکہ کے خلاف دوسرا موقع ملے گا۔ افغان وزیر نے جو خود بھی روس کے خلاف جنگ کر چکے ہیں۔ واشنگٹن کو خبردار کیا ہے کہ اسے بھی ماسکو جیسے انجام کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسامہ فوری طور پر امریکہ کے حوالے کیا جائے

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے افغانستان کی سیاسی، فوجی اور انسانی بنیادوں پر صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے ہونے والے بند کمرے کے اجلاس کے بعد طالبان کو ایک واضح اور براہ راست پیغام بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ افغانستان کی طالبان حکومت کے لئے ایک ہی پیغام ہے اور وہ یہ کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد پر فوری اور غیر مشروط عمل کیا جائے۔

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے حملے

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں 23 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ کپواڑہ میں مجاہدین نے بارودی سرنگ کا دھماکہ کر کے بھارتی فوج کی دو گاڑیوں کو تباہ کر دیا۔ کپواڑہ کی وادی لولاب میں لالپور شاہراہ پر مجاہدین نے بارودی سرنگیں نصب کی تھیں جس کی وجہ سے بلٹ پروف گاڑی سمیت دو فوجی گاڑیاں تباہ ہو گئیں فوجی گاڑیوں میں سوار دس فوجی اہلکار ہلاک اور دیگر کئی زخمی ہو گئے۔

امریکہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دینگے اسامہ

بن لادن نے نامعلوم مقام سے طالبان کے سرکاری ریڈیو کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر افغانستان پر حملہ ہوا تو امریکہ کو منہ کی کھانی پڑے گی اور اسے منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

افغانستان میں قحط

افغانستان کے باشندے شدید قحط کا شکار ہیں اور یہاں پر خوراک کی شدید قلت کے حوالے سے اندوہناک انکشافات ہوئے ہیں۔ پورے افغانستان خصوصاً شمالی اتحاد کے زیر کنٹرول علاقے بدخشاں میں اناج، تیل حتیٰ کہ نمک تک نایاب ہے۔ خوشحال گھرانے کے لوگوں کو بھی فاقہ کرنا پڑ رہا ہے۔

امریکہ افغانستان تنازعہ ختم ہونے کا امکان

پاک بری افواج کے لیفٹیننٹ جنرل محمود احمد کے امن مشن کا حتمی نتیجہ آنے تک امریکہ طالبان کے خلاف فوجی ایکشن نہیں کرے گا۔

بقیہ صفحہ 1

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا۔ جماعت احمدیہ کی یہ روایت ہے کہ ہر شخص جماعتی مجالس میں ٹوپی پہن کر آتا ہے۔ اس طرح کی روایات ہماری دینی اور روحانی ترقی کا باعث بنتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ پاکستان کی سطح پر منعقد کی جانے والی ایسی تقریبات صرف مقابلوں کیلئے ہی نہیں ہوتیں بلکہ ان کے ذریعے ایسا ماحول پیدا کیا جاتا ہے کہ آپ اکٹھے ہوں اور اجتماع کی کمی کو پورا کیا جا سکے ان مقابلہ جات کے پروگراموں میں ہمیں اجتماعات کی روایات کو قائم رکھنا چاہئے جن سے معلوم ہو کہ ہم ایک دینی معاشرے کے نمائندے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہمیں قرآن کریم اور نماز باجماعت کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ خلفاء احمدیت نے بے شمار جگہوں پر قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہمیں قرآن پڑھنے اور سمجھنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ کوئی گھر ایسا نہیں رہنا چاہئے جو نمازیوں سے خالی ہو۔ دعا کریں کہ ہم خلفاء کی چھوٹی سے چھوٹی ہدایت پر بھی عمل کرنے والے ہوں۔ آمین

دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد مہمانوں کو ظہرانہ دیا گیا۔

تیزابیت، سوزش، گیس، بدہضمی، درد کی موثر دوا
امراض معدہ GHP-319/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 20 ستمبر: گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم ازکم درجہ حرارت 20 زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعہ 21- ستمبر غروب آفتاب: 6-10
☆ ہفتہ 22- ستمبر طلوع فجر: 4-32
☆ ہفتہ 22 - ستمبر طلوع آفتاب: 5.54

پہلے پاکستان باقی سب بعد میں صدر جنرل

مشرف نے کہا ہے کہ صرف دس پندرہ فیصد جذباتی فیصلہ کی طرف مائل ہیں اور موجودہ صورتحال کو اپنے ذاتی ایجنڈے کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں ملکی مفاد میں فیصلہ کرنا ہے- ریڈیو ٹی وی پر خطاب کرتے ہوئے صدر مملکت نے کہا امریکہ میں ہونے والے حادثہ کے بعد عالمی برادری کے تین ہدف ہیں' اسامہ بن لادن' اس کی تحریک القاعدہ' طالبان اور عالمی دہشت گردوں کے خلاف طویل جنگ- اس کے لئے پاکستان سے سپورٹ مانگی جا رہی ہے- ہمیں پاکستان کے مفاد کے لئے سب کچھ کرنا ہے اس لئے پہلے پاکستان باقی سب بعد میں-

غلط فیصلے کے بدترین نتائج نکل سکتے ہیں

صدر مملکت نے اپنے خطاب میں کہا کہ امریکہ پاکستان سے انٹیلی جنس انفارمیشن کا تبادلہ' فضائی حدود کا استعمال اور لاجسٹک سہولتیں مانگ رہا ہے- انہوں نے کہا کہ ملک کو نازک صورتحال کا سامنا ہے' غلط فیصلے کے بدترین نتائج نکل سکتے ہیں اور صحیح فیصلہ کے بہترین- غلط فیصلے سے ہماری سالمیت اور بقا خطرے میں پڑ سکتی ہے اور ہمارے اہم مفادات' ایٹمی صلاحیت اور کشمیر کاز کو نقصان پہنچ سکتا ہے- انہوں نے کہا صرف 15 یا 20 فیصد لوگ جذباتی فیصلہ چاہتے ہیں لیکن غلط فیصلے کا ناقابل برداشت نقصان ہوگا-

ہم اسلام کے مطابق فیصلہ کرنا چاہتے ہیں

صدر مملکت نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم اسلام کے مطابق فیصلہ کرنا چاہتے ہیں- اور ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ اسلام کے مطابق ہے- انہوں نے کہا ہمارا دشمن بھارت موقع سے فائدہ اٹھا کر پاکستان کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے- کچھ علماء مذہبی لیڈر جذباتی فیصلہ چاہتے ہیں- وہ اسلام کے پہلے چھ سال کی تاریخ یاد کریں- اسلام کا کیلنڈر ہجرت سے شروع ہوتا ہے- آنحضور ﷺ نے اسلام کو بچانے کے لئے ہجرت کی- دشمنوں کے ساتھ معاہدہ دوستی کیا' صلح حدیبیہ بھی دانش مندی کا نمونہ تھا- اس لئے ہم مصیبت مول نہیں لیں گے- 14 کروڑ عوام کا مستقبل تاریک نہیں کریں گے- دو مصائب میں سے چھوٹی مصیبت بہتر ہوتی ہے-

پاکستان کو افغانستان کی بہت فکر ہے صدر

مملکت جنرل مشرف نے ریڈیو ٹی وی پر اپنے خطاب میں مزید کہا- ہمارے کچھ ساتھیوں کو افغانستان کی بڑی فکر ہے- ہماری حکومت کو ان سے کہیں زیادہ فکر ہے- ہم نے کیا کچھ نہیں کیا- ابھی طالبان سے مذاکرات جاری ہیں- ملا عمر کو صورتحال کی سنگینی کا بتایا ہے- کوشش ہے کہ افغانستان اور طالبان کو نقصان نہ ہو- امریکہ سے کہہ رہے ہیں کہ تحمل سے کام لے- ہم ان سے ثبوت بھی مانگ رہے ہیں-

ملکی مفاد میں فیصلہ کریں گے صدر مملکت نے

اپنے خطاب میں کہا ہے کہ مجھے صرف پاکستان کی فکر ہے- اس کا دفاع سب سے پہلے' باقی سب کا دفاع اس کے بعد آتا ہے- ملکی مفاد میں فیصلہ کریں گے- عوام کی اکثریت ہمارے حق میں ہے- کچھ لوگ اقلیت میں ہیں لیکن وہ اکثریت کو یرغمال بنانا چاہتے ہیں- تمام لوگ اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسے عناصر کو جو ملک کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں ناکام بنائیں- دشمن کے عزائم کو ناکام بنائیں- مجھ پر بھروسہ کریں- آگرہ میں پاکستان کے وقار کا سودا نہیں کیا اب بھی مایوس نہیں کروں گا-

سیالکوٹ میں بم دھماکہ 6 جاں بحق سیالکوٹ

میں بم دھماکے میں 6 مزدور جاں بحق اور 45 زخمی ہوگئے- دہشت گرد سیالکوٹ میں ایک پل کے قریب چوک میں جہاں مزدور کھڑے ہوئے تھے ایک سائیکل میں بم فٹ کر کے رکھ گئے جو زوردار دھماکے سے پھٹ گیا- اس سے قریب کھڑے مزدور جاں بحق ہوگئے- دھماکے کے فوراً بعد ضلعی انتظامیہ اور امدادی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں- اور زخمیوں کو قریبی ہسپتالوں میں داخل کرا دیا گیا-

مدد کرنے والوں کا ہر مشکل میں ساتھ دیں گے

پاکستان میں امریکی سفیر وینڈی چیمبرلین نے کہا ہے کہ ضرورت کے وقت جو دوست امریکہ کے ساتھ کھڑا ہوگا امریکہ بھی ہر مشکل میں اس کا ساتھ دے گا- دہشت گردی کے واقعات کے بارے میں ہزاروں ایسی اطلاعات ملی ہیں جن کا اسامہ بن لادن سے تعلق ثابت ہوتا ہے اب تک پاکستانی سرزمین پر کوئی امریکی فوجی موجود نہیں- جلد ہی ایک ٹیکنیکل ٹیم بنائیں گے- وہ چند وزراء سے ملاقات کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہی تھیں- انہوں نے کہا امریکہ پاکستان کی معاشی و اقتصادی امداد کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے رہا ہے- ہم بھی اس طرح پاکستان کی ضرورتوں کا خیال رکھیں گے جیسے اس نے ہماری ضرورتوں کا خیال رکھا اور مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے-

پاکستانی مارکیٹوں میں مزید مندا حکومت کی

طرف سے افغانستان اور اسامہ بن لادن کے حوالے سے امریکہ کے مطالبات مانے جانے کے بعد پاکستان کی مارکیٹوں میں مندے کا رجحان پہلے سے بڑھ گیا ہے- جس سے عام کاروباری سرگرمیاں مزید کم ہوگئی ہیں- اور ملکی غیر یقینی صورتحال نے ملکی اقتصادی حالات پر اثر انداز ہونا شروع کر دیا ہے کھانے پینے کی اشیاء اور ادویات کے سوا باقی اشیاء کی خریداری انتہائی کم ہوگئی- ایل سی کی تعداد اور مالیت میں بھی کمی کا رجحان ہے-

اسلام آباد میں طلبہ مظاہرین پر لاٹھی چارج

اسلام آباد پولیس نے افغانستان پر ممکنہ جارحیت کے خلاف مظاہرہ کرنے والے طلباء پر لاٹھی چارج کیا اور ایک سو پچاس سے زائد طلباء کو گرفتار کر کے مختلف تھانوں میں بند کر دیا- یہ مظاہرہ آبپارہ چوک میں ہوا- مظاہرہ روکنے کے لئے صبح سے شہر کے تمام داخلی راستوں پر پبلک ٹرانسپورٹ سمیت گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی جانچ پڑتال کرتے رہے-

بھارتی حملے کے خدشے پر ضروری اقدامات

کر لئے ہیں حکومت پاکستان کے ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ سنگین حالات کے پیش نظر ملک میں امن عامہ میں خلل کو برداشت نہیں کیا جائے گا-

نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت میسر رکھتا ہے- ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس سے باہر ہوتا جا رہا ہے- اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے- اس وجہ سے یہ سہولت میسر رکھنے میں مشکل درپیش ہے-

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے- کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں- اور دکھی لوگوں کی جسمانی راحت کے سامان بہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں- امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے- جزاکم اللہ احسن الجزا-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایم-اے
پروفیسر سعید اللہ خان ہومیوڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر' دمہ' کینسر' بلڈ پریشر' تپ دق' السر' ایگزیمہ' نرینہ اولاد' لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کے لئے رابطہ فرمائیں
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3- فون 213207

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل- 61